فطرت کے متعلق ایک نہایت محدود نقطۂ نظر کو پیش کرتا ہے اس لئے ظاہر ہے جو نظام ایسے محدود نقطۂ نظر کا ترجمان ہو وہ نہ دیرپا ہوسکتا ہے اور نہ اس میں عالمگیر بننے کی صلاحیت ہوسکتی ہے۔

شہاب ثاقب | از حکیم عبداللہ رشید نواب رشد کی صاحب تقطیع خورد ضخامت ۴۸ صفحات کتابت و طباعت اور کاغذ متوسط قیمت ۵ر پتہ:۔ ادارۂ ادب جدید شاہراہِ عثمانی حیدر آباد دکن۔

اس نظم میں حکیم صاحب نے آدم و ملائکہ کے اس واقعہ کو نظم کیا ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے اور جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدمؑ کو اپنا خلیفہ بنانے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو فرشتوں نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ ہم تو آپ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور انسان دنیا میں خونریزی کریں گے۔ اللہ نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اس کے بعد فرشتوں کا اور آدم کا امتحان لیا گیا۔ فرشتے ناکام رہے اور آدمؑ کامیاب ہوگئے۔ پھر خدا کا حکم ہوا کہ آدمؑ کو سجدہ کیا جائے۔ فرشتوں نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی مگر شیطان نے سرکشی دکھائی اور وہ ہمیشہ کے لئے مردودِ بارگاہ ایزدی ہوگیا۔ یہ پورا واقعہ قرآن میں مذکور ہے اور نظم میں بھی واقعہ اسی طرح بیان کیا گیا ہے لیکن ہمارے خیال میں شیطان کی نسبت مصنف کے یہ دو شعر صحیح نہیں۔

غلط ہے یہ کہ وہ ناری حقیقت میں فرشتہ تھا		ہوئی گر قلب ماہیت تو یہ طرفہ کرشمہ تھا
یہ ممکن ہے کہ شیطان نے فرشتوں کو ابھارا ہو		برنگِ اعتراض ان کو اسی کا کچھ اشارا ہو

زبان و بیان کے پھسپھے پن سے قطع نظر واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں "فسجد الملائکۃ کلھم اجمعون الا ابلیس" ہے۔ مفسرین کے ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ اس آیت میں استثنار متصل ہے یعنی ابلیس پہلے فرشتہ ہی تھا لیکن سجدہ نہ کرنے سے شیطان بن گیا اور اسی بنا پر "کان من الجن" میں یہ حضرات کان کو صار کے معنی میں لیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ علمار کی ایک جماعت کا خیال اس کا موید نہیں ہے۔ لیکن جس چیز کی قائل علمار کی ایک معتدبہ جماعت ہو اور خود قرآن کے الفاظ سے وہ مفہوم متبادر بھی ہوتا ہو اس کو قطعی

طور پر غلط کہنا بڑی دیدہ دلیری اور جسارت کا کام ہے۔ پھر شیطان کے متعلق یہ گمان کرنا بھی صحیح نہیں ہے کہ اس نے فرشتوں کو بہکایا ہوگا کیونکہ شیطان تو شیطان بنا ہی ہے انکار سجدہ کے بعد۔ ورنہ اس سے پہلے وہ شیطان نہ تھا۔ اس لئے بھکانا کس طرح پایا جاسکتا ہے۔ بہرحال مجموعی حیثیت سے نظم دلچسپ اور لائق مطالعہ ہے۔

سلاسل | از جناب جاں نثار اختر ایم۔ اے۔ تقطیع خورد ضخامت ۱۲۸ صفحات، کتابت وطباعت اور کاغذ عمدہ ڈسٹ کور خوبصورت قیمت عہ پتہ:۔ کتب خانہ علم وادب دہلی۔

جاں نثار اختر بہ قول جوش ملیح آبادی کے "ہماری جدید شاعری کے اخترِ تابندہ ہیں۔ ایک ایسے اخترِ تابندہ جس کے اندر آفتاب چھپا ہوا ہے اور جو پوری تابناکی کے ساتھ دنیائے ادب کو جگمگا دینے والا ہے۔" جاں نثار کے کلام میں مظلوم انسانیت کی درد انگیز چیخیں اور بھرے ہوئے شباب کے وجد آفریں ترانے ساتھ ساتھ پائے جاتے ہیں وہ کبھی مزدوروں اور کسانوں کی حالتِ زار پر آنسو بہاتے ہیں اور کبھی کسی ایک مجسمۂ ناز کو خطاب کرکے اپنے دلِ آرزومند کی واردات نہایت صاف صاف بیان کرنے لگتے ہیں جس میں کہیں کہیں حد سے زیادہ شوخی اور رنگینی پیدا ہوجاتی ہے۔ تاہم مجموعۂ کلام سے یہ اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ وہ فطری شاعر ہیں اور انھوں نے محض فیشن کے طور پر شعر کہنے کی خو نہیں ڈالی ہے۔ پھر چونکہ آجکل کے بعض مشہور نوجوان شعراء کے برعکس تعلیم یافتہ بھی ہیں اس لئے اصول فن اور زبان و بیان کے انقام سے بھی ان کے اشعار خالی ہوتے ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب انھیں کے کلام کا مختصر سا انتخاب ہے۔ جس میں چھوٹی بڑی ۲۸ نظمیں، غزلیں اور قطعات شامل ہیں۔ ادبی حیثیت سے یہ مجموعہ دلچسپ اور لائق مطالعہ ہے۔

شمع انجمن | از جناب صادق الخیری صاحب ایم۔ اے دہلوی تقطیع خورد ضخامت ۱۹۸ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت عہ گردپوش خوبصورت پتہ:۔ کتب خانہ علم وادب دہلی۔

صادق الخیری صاحب آجکل کے ان افسانہ نگاروں میں سے ہیں جو ادب کی اس صنف میں